OPEN ACCESS
SUJRIS
﴾ Swat University Journal of Religious & Islamic Studies ﴿
ISSN: 2959-5509
www.sujris.uswat.edu.pk

SUJRIS
Vol.:1, Issue: 1, Jan - June 2023 PP: 12-36

دعوت وارشاد کے جدید وسائل اوران کی معاصر صورتیں

Modern means of Da'wah and Irshad and their contemporary forms

Aamir Mahmood
Mphil, Scholar, Department of Islamic Studies, National University of Modern Languages, Islamabad
Email: Aamir.mahmood74@gmail.com

Abstract

It is very important to have resources for making spread of any idea. Islam is also an ideological religion and movement, which requires various tools for its publication. The Muslim scholars played their role in da'wah and preaching according to the modern requirements in every period. In the previous era, the resources of da'wah and tabligh were few and limited, and in this era, the general resources for the promotion and dissemination of any ideology have increased compared to the previous eras. Nowadays, the world has developed so much and has made such amazing inventions which were difficult to imagine in the previous eras, therefore, keeping this matter in front, one should use modern tools and means in Da'wah and Tabligh as well. Nowadays, the work of Islamic scholars is continuing through various methods and sources, which mainly include print media, electronic media and social media. Therefore, this paper will discuss the need, methods and effects of modern resources used for publishing dawah and tabligh.

Keywords: *Dawah wa tabligh, modern means, Shariah perspective, Media.*

تمہید

ذرائع ابلاغ کا تعارف:

دور حاضر میں ذرائع ابلاغ کی سبک رفتاری کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ٹیلی ویژن،اخبارات،رسائل جرائد، مجلے،کتب،ریڈیو،اور دیگر ذرائع کی طوفانی رفتار نے پوری دنیا کو اپنے شکنجے میں کسا ہوا۔ذرائع ابلاغ اب زندگی کی بنیادی ضرورت بن کے رہ گئی ہے۔ دراصل ابلاغ اس فن کا نام ہے جس کی وساطت سے ہم کوئی خیال یا اطلاع دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ نفیس

CC BY

الدین سعدی فرماتے ہیں: "ابلاغ اس علمی ہنر کا نام ہے جس کے ذریعے کوئی شخص اطلاع ،خیال ،رویہ یا جذبہ کسی دوسرے شخص تک منتقل کرتا ہے۔"[1]

میڈیا کا سفر

انسان ابتدائے آفرینش سے لے کر اب تک مسلسل شعور کی پختگی اور ترقی کے منازل طے کرتا رہا ہے۔یہ دراصل جبلت انسانیہ کا خاصہ ہے کہ کسی حال اسے چین نہیں آتا اور بہتر سے بہتر کی تلاش میں رہتا ہے۔علامہ اقبالؒ کا شعر ہے:

اس ذرے کو رہتی ہے وسعت کی ہوس ہر دم

یہ ذرہ نہیں شاید سمٹا ہوا صحرا ہے(بانگ درا)

چنانچہ جو انسان کسی زمانے میں سیاہی کے قلم سے لکھنے کے لئے کوئی جگہ نہ پاتا تھا اور چمڑے و درختوں کی چھالوں پر لکھ کر گزارا کیا کرتا تھا۔اب اسے الکھنے پڑھنے اور مراسلات کے لئے لامحدود وسائل میسر آگئے ہیں۔جس کے باعث اسے اپنی بات پہنچانے کے لئے اور لکھ کر اس کی اشاعت کے لئے کسی قسم کی مشکلات کا سامنا نہیں اور وہ انتہائی سرعت و تیز رفتاری کے ساتھ اپنے لکھے ہوئے پیغام کی اشاعت کر سکتا ہے۔یہ سب جس آلے کے ذریعے ممکن ہوا اس کا نام پرنٹ میڈیا ہے۔یقیناپرنٹ میڈیا کے میدان میں بہت ترقی ہو چکی ہے اور رسائل و کتب کی اشاعت کے میدان میں ایک انقلاب برپا ہو چکا ہے۔

ابتداء میں جب لوگ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے تو وہ اپنے حافظہ کے بل بوتے پر گزرے لوگوں کی تاریخ کی حفاظت کیا کرتے تھے اور اشعار کی صورت میں پیش کرکے ان واقعات کو حفظ کیا جاتا تھا۔مولانا اسماعیل ریحان اس کی تاریخ قلم بند کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قبیلوں کی مائیں اپنے بچوں کو گزشتہ دور کے بہادروں اور نامور لوگوں کے واقعات سنا کر ان کی تربیت کیا کرتی تھی ۔قوم یا قبیلے کی تاریخ محفوظ رکھنے کا ایک مشہور طریقہ شعر و شاعری تھا۔شاعر اور قصہ گو عام محفلوں میں پرانے قصوں کو منظوم انداز میں پیش کیا کرتے تھے اور قوی الحافظہ لوگ ان اشعار کو یاد کر لیتے تھے۔یہ اشعار نسل در نسل منتقل ہوتے رہتے تھے"۔[2]

مبحث اول: وسائل کی لغوی تعریف

لغوی تعریف

وسائل وسیلہ کی جمع ہے،ذرائع اور واسطے کو کہتے ہیں۔اور ابن منظور نے اپنی کتاب میں وسائل کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

"مَا يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى الْغَيْرِ وَالْجَمْعُ الوسائل"[3]

وسیلہ نام ہے اس چیز کا جس کے ذریعے انسان کسی چیز کے قریب ہو جائے۔

وسیلہ نام ہے اس چیز کا جس کے ذریعے انسان کسی چیز کے قریب ہو جائے۔ اسی سے فعل آتا ہے وسل جیسا کہ مختار الصحاح میں یوں لکھا گیا ہے۔

"وَسَّلَ فُلَانٌ إِلَى رَبِّهِ وَسِيلَةً بِالتَّشْدِيدِ وَ تَوَسَّلَ إِلَيْهِ بِوَسِيلَةٍ إِذَا تَقَرَّبَ إِلَيْهِ بِعَمَلٍ"۔[4]

فلان نے اپنے رب کی طرف قربت اختیار کی اور توسل الیہ بوسیلۃ تب کہا جائیگا جب کوئی کسی عمل کے ذریعے قربت

اختیار کرے۔

اصطلاحی تعریف

"هي ما يستعمله الداعية من الوسائل الشرعية الحسية او المعنوية ينقل به دعوته الى المدعويين"۔[5]

یہ وہی ہے جسے مبلغ قانونی، حسی یا اخلاقی ذرائع سے استعمال کرتا ہے جس کے ذریعے وہ مخاطبین تک اپنی دعوت پہنچاتا ہے۔

دعوت و تبلیغ میں میڈیا کا کردار

دعوت و تبلیغ کے میدان میں میڈیا بھرپور کردار ادا کرسکتا ہے کیونکہ اسلام نے ہر ایسے وسیلہ کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے جس میں غیر شرعی امور سے گریز کیا جائے۔ ذرائع ابلاغ دعوت و تبلیغ کے لئے تب اہم کردار ادا کرسکتے ہیں جب ان کو اسلام کی تشہیر کے لئے استعمال کیا جائے اور جو منکرات بذریعہ ذرائع ابلاغ پھیلی ہیں ان کا سد باب کیا جائے۔

ڈاکٹر وسیم ذرائع ابلاغ اور میڈیا کو اسلام کی ترویج کے لئے استعمال کرنے کے بابت لکھتے ہیں۔

"ذرائع ابلاغ کے ذریعے تاریخ اسلام کے مجاہدین اور تحریک پاکستان کے اکابر کے حالات زندگی بتائے جائیں۔ محب وطن صحافیوں، علماء، دانشوروں، اساتذہ، طلبہ اور سیاسی راہنماؤں کے کارناموں کے بارے میں بتایا جائے۔"6

بحر حال یہ ابتدائی کروٹ تھی جو بنی آدم نے لی، پھر آہستہ آہستہ انسانوں نے لکھنا پڑھنا بھی سیکھ لیا اور وہ اہم واقعات یا خطوط و رسائل کو محفوظ کرنے کے لئے قلم کا سہارا لینے لگے۔ لوگوں میں لکھنے پڑھنے کا آغاز وقائع نگاری سے ہوا۔

مولانا اسماعیل ریحان انسان کے لکھنے پڑھنے کی ابتداء کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"دنیا کی مختلف قوموں میں لکھنے پڑھنے کا رجحان بڑھ جانے کی وجہ سے وقائع نگاری کا آغاز ہوا۔ وقائع نگار، مخبر یا منشی ہوتے تھے جو ملک کے مختلف حصوں کی اہم خبریں قلم بند کرکے حکمران کو بھیجا کرتے تھے۔ ان کے روزنامچوں کا ریکارڈ مؤرخین کو ماضی کے حالات جمع کرنے میں بڑی مدد دیتا تھا۔"7

پھر قلم سے لکھنے کا آغاز ہوا اور بڑی تیز رفتاری کے ساتھ اپنی ترقی کی منازل طے کرتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ اب جدید اور سہل صورت پرنٹ میڈیا کی شکل میں موجود ہے جس کو استعمال کرکے بہت سار وقت بچایا جاسکتا ہے اور اپنی دعوت و تبلیغ کے جوہر دکھلا کرامت کو خوب نفع پہنچایا جاسکتا ہے۔

پرنٹ میڈیا

پرنٹ میڈیا ذرائع ابلاغ کا ایک اہم ذریعہ ہے جس کی ترقی سے اب دعوت کا کام اور بھی آسان ہوگیا ہے۔ اب کوئی بھی شخص اپنی بات یا نظریہ پرنٹ میڈیا کے ذریعے دنیا میں کسی جگہ بھی پہنچا سکتا ہے۔ پرنٹ میڈیا کے ذریعے اب داعی اپنی دعوت اخبارات و جرائد، رسائل و کتب کے ذریعے دنیا بھر کے لوگوں تک پہنچا سکتا ہے۔

پرنٹ میڈیا وہ ذرائع ابلاغ ہیں جس کے ذریعے معلومات کو طباعت شدہ شکل میں پھیلایا جاتا ہے۔[8]

دعوت و تبلیغ کا طریقہ کار، اسلوب، اور وسائل، مختلف حالات، اوقات اور اشخاص کے اعتبار سے مختلف ہوتے رہتے ہیں

، کیونکہ انسانی مزاج اور طبائع لوگوں کی مختلف ہوتی ہے۔ بعض دفعہ داعی کی ایک بات ایک انسان کو متاثر کرتی ہے اور دوسرے انسان کو متاثر نہیں کرتی۔ لہٰذا ایک داعی کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم کی اس آیت میں غور کرے۔اور جدید وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے دعوت و تبلیغ میں اس سے حتیٰ الامکان فائدہ اٹھائے۔

اُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ[9]

اپنے رب کے راستہ کی طرف لوگوں کو حکمت کے ساتھ اور خوش اسلوبی سے نصیحت کرکے دعوت دو اور (اگر بحث کی نوبت آئے تو) ان سے بحث بھی ایسے طریقہ سے کرو جو بہترین ہو۔

اس آیت مبارکہ میں دعوت کے جن اصول و آداب کا ذکر ہے اس کا لحاظ رکھنا ایک داعی کے لئے ضروری ہے۔

پرنٹ میڈیا کا صحیح استعمال اور دعوت و تبلیغ میں اس کا کردار

دعوت و تبلیغ ایک ایسا فریضہ ہے جو امت مسلمہ کے ہر فرد پر لازم ہے اور ہر شخص دین کی بات پہنچانے کا مکلّف ہے بشرطیکہ وہ خود بھی جانتا ہو جس کی دعوت دینی ہے۔دعوت و تبلیغ کے مختلف ذرائع میں سے پرنٹ میڈیا ایک اہم ذریعہ جس کا کردار نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

دراصل یہ ایک ایسا آلہ ہے جو خیر کی باتیں اور علمی جواہر کی ترویج کا سبب بھی ہے اور فحش لٹریچر کی اشاعت کا بھی، لہٰذا اس کا استعمال انتہائی احتیاط کے ساتھ اچھے مواد کی تشہیر کے لئے کیا جائے تاکہ اس مواد کو پڑھنے والا،اس سے کچھ سیکھنے والا،اس کی مزید تشہیر کرنے والا اور اس مواد سے نفع اٹھانے والا سب کا ثواب اس بندے کو بھی ملتا رہے جس نے اول اس کی تشہیر کی تھی وگرنہ لوگوں کے لئے مضر ہونے کی صورت میں ان سب کا عقاب اپنے سر لینا ایک انتہائی خطرناک بات ہے۔

پرنٹ میڈیا کو استعمال کرتے ہوئے اس کے مضر پہلوؤں سے محتاط رہنا چاہئے اور اس کا درست اور صحیح استعمال کرکے دعوت و تبلیغ کے لئے اسے کارآمد بنانا چاہئے۔ فحش لٹریچر یا اخلاق سے گری ہوئی حکایات و واقعات سے گریز کرنا چاہئے جسے پڑھ کر نوجوان نسل میں انتہائی گندے جذبات جنم لیں اور ان کی ذہنی و جسمانی اعضاء مفلوج ہو کر رہ جائیں۔ایک قلم کی جنبش سے کسی باصلاحیت فرد کی صلاحیتیں ناکارہ ہو سکتی ہیں۔ایسے ہی ایک قلم کی جنبش سے باصلاحیت افرد کی صلاحیتیں نکھر کر سامنے آسکتی ہیں جو قوم کی تقدیر چمکانے کا سبب بن جائیں۔

دعوت و تبلیغ کے میدان میں پرنٹ میڈیا بہت اہم کردار ادا کرسکتا ہے اور باقاعدہ ادا کر رہا ہے۔یقینا معاشرہ میں ایسے افراد موجود ہوتے ہیں جو کسی بھی مجبوری کے باعث مسجد یا کسی دینی ادارے نہیں جاتے اور الیکٹرانک وسوشل میڈیا سے دوری کے باعث دین کی باتیں سنتے نہیں اور نہ کچھ سیکھ سکتے ہیں ان لوگوں کے لئے پرنٹ میڈیا کسی نعمت سے کم نہیں جو گھر بیٹھے کتب و تحاریر پڑھ کر بہت سارا دین کا ذخیرہ حاصل کرسکتے ہیں اور ایک داعی کی پرخلوص اور دردمندانہ تحریر ان کی زندگی میں ایک انقلاب برپا کرسکتی ہیں۔

پرنٹ میڈیا میں درج ذیل اشیاء داخل ہیں :

1- کتب

انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی بنیادی وجہ علم ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں کیا ہے۔ارشاد ربانی

ہے:

وَعَلَّمَ آدَمَ الأَسْمَاء كُلَّهَا[10]

اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو سارے کے سارے نام سکھادئے۔

پھر فرشتوں کے سامنے پیش کیا۔فرشتوں سے اشیاء کے نام سے لاعلمی کا اظہار کیا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اشیاء کے نام بتلادیئےاوریوں افضل ہوئے۔

علم کی حفاظت پچھلی امتوں میں سینہ بہ سینہ ہوا کرتی تھی لیکن بعد میں لکھنے ،پڑھنے کے عمل کو ناگزیر سمجھ کر اس کا رواج ہوااور یوں کتب کی ضرورت پیش آئی۔

علم کو کتب میں قید کرنے کا حکم خود جناب نبی کریم ﷺ نے دیاارشاد ہے:

((قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ)) (صحیح) [11]

علم کو قید کرو تحریر کے ساتھ۔

فرمان نبی کریم ﷺ کے بعد علوم وفنون کے احیاء کا آغاز ہوااور املاء وقرات کا سلسلہ خوب چلنے لگا۔کتابوں کی کتابیں منظر عام پرآنے لگیں اور کتب خانہ بنانے کارواج آیا۔

پھر یہ کتب خانے اس قدر ترقی کرگئے کہ مسلم معاشرہ میں عوام کے لئے کتب خانے بنوانا ایک عام معمول کی بات بن گئی۔اس بات کو الگ سے تاریخ میں بیان نہیں کیا جاتا تھاہاں اگر کسی نے کوئی بڑاکارنامہ سرانجام دیا ہوتا تو تاریخ میں اسے جگہ دی جاتی تھی۔اسلامی شہروں میں کتاب سے تعلق اتنا مضبوط ہوگیا تھااور اتنے کتب خانے وجود میں آنے لگے۔

بقول ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی :

"اسلامی حکومت کے بعض شہروں میں صرف عوامی کتب خانوں کی تعداد دس تک پہنچ گئی تھی،چنانچہ یاقوت نے مرد شاہجہاں کے بیان میں دوسرے اقسام کے کتب خانوں کو نظرانداز کرتے ہوئے صرف دس ایسے مشہور عوامی کتب خانوں کے ذکر پراکتفا کیا ہے جن سے دوسومجلات بلازرضمانت بآسانی مل جاتی تھیں"۔[12]

اب کتابیں ہی علم کی حفاظت کے لئے سب سے بڑی ضمانت ہیں کیونکہ قویٰ کے انحطاط کے باعث علوم کی گہرائی تک پہنچنا اورانہیں سینوں میں محفوظ کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے اس لئے علوم وفنون سمٹ کر کتابوں میں بند ہوچکے ہیں۔لیکن اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اہل مغرب کے لئے عربی کتب کا ترجمہ ان کی مادری زبان میں کیا جائے تاکہ وہ بھی اسلام کے احکام سے واقفیت حاصل کرسکیں۔

مغرب میں تحفظ دین کے لئے انگریزی زبان میں دینی کتب کی ضرورت

کتب ورسائل نے دعوت وتبلیغ کے میدان میں کلیدی کردار اداکیا ہے۔یونانی فلسفہ سے پیدا ہونے والی گمراہیوں کا تدارک علماء کرام نے انتہائی اچھے طریقوں سے کیا تھااور فلسفہ کو صحیح رخ پر لگانے کے لئے کتابوں کو ذریعہ بنا کر علوم کے دریا بہادئے۔آج بھی اسی طرح کی لادینیت اور افکار کی گمراہی مغرب میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے اور اگرآج کے علماء واہل دعوت اس کا سد باب نہیں کرینگے تو یہ پودا کبھی تناور درخت کی شکل اختیار کرکے اسلام اور اہل اسلام کے لئے بہت خطرناک ثابت

ہوسکتا ہے۔اگر سچ اور تدبر کی آنکھ سے دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی کہ اب وہ پودا بھی ایک تناور درخت بن چکا ہے لہٰذا مغرب میں اسلام کے تحفظ کی اشد ضرورت ہے اور وقت چیخ چیخ کر اپنے تقاضے بتلارہا ہے کہ اے اہل اسلام تمہاری کوششوں، محنتوں اور دعوت کا میدان اب مغرب اور مغربی افکار کا سد باب ہے لہٰذا اہل مغرب کی زبان سیکھ کر اس زبان میں دعوت اسلام ودعوت اصلاح میں لگ جاؤ اس میں کامیابی ہے۔دراصل اس وقت کے لحاظ سے انگریزی زبان سیکھنا ناگزیر ہے کیونکہ دعوت دینے کے لئے اس زبان کی ضرورت ہے۔

مفتی محمد تقی[13] صاحب اس ضرورت کی شدت بتاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"مذکورہ ممالک (مغربی ممالک)کے مسلمانوں کو اپنے دین کے تحفظ کے لئے انگریزی زبان میں بڑے وسیع پیمانے پر دینی لٹریچر کی ضرورت ہے، لیکن یہ کہ انگریزی زبان میں قرآن کریم کی کوئی ایک تفسیر بھی ایسی موجود نہیں ہے جس کے بارے میں آنکھ بند کرکے لوگوں کو اس کے مطالعے کا مشورہ دیا جاسکے،اسی طرح روزمرہ کے دینی اور فقہی مسائل پر مستقل کوئی ایسی مستند کتاب اب تک تالیف نہیں ہوئی جوان لوگوں کو دین کی تعلیمات سے ٹھیک روشناس کراسکے،اس وقت یا تو چند گنی چنی اردو کتابوں کے تراجم ہیں جن کی صحت کی بھی کوئی ضمانت نہیں، یا پھر اہل باطل کا فراہم کیا ہوا لٹریچر ہے جسے لوگ چارو ناچار پڑھنے پر مجبور ہیں۔ان مسلمانوں کو دین کی تعلیمات سے روشناس کرانا اور دین وایمان کی حفاظت علماء ہی کے فرائض میں داخل ہے۔ جو انگریزی زبان کے بغیر ممکن نہیں۔"[14]

لہٰذا اب علماء کو انگریزی زبان سیکھ کر اس زبان میں کتابیں لکھنی چاہئے اور پرنٹ میڈیا کے وجود سے فائدہ اٹھاتے ہوئے امت مسلمہ کی اصلاح کے لئے اپنے قلم کے خوب جوہر دکھانے چاہئے۔یقیناپرنٹ میڈیا کا وجود بڑی غنیمت ہے کیونکہ اس کی تیز رفتاری کے باعث اب علماء کو زیادہ وقت کتابوں کی لکھائی اور اشاعت پر نہیں لگے گا اور یوں اس وقت سے فائدہ اٹھا کر اپنے کام کے پیمانے کو مزید وسیع کرنے میں مدد ملے گی۔

2۔ رسائل اور جرائد

دور حاضر میں میڈیا کے ذریعے نشر ہونے والی چیز کا ذہنوں پر غلبہ ہے اور اس کی کئی ساری شکلوں اور شاخوں میں سے ایک شکل رسائل اور مجلات بھی ہیں کہ لوگ ان کو زیادہ تر پڑھتے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ چونکہ انحطاط قویٰ اور سہل پسندی کی وجہ سے خفیف اور ہلکی چیزیں پڑھنا پسند کرتے ہیں اور ان کا مطالعہ زیادہ ہوتا ہے لہٰذا رسالے اور مجلات خفیف، ہلکے پھلکے اور انوکھے انداز میں لکھے ہوئے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی مقبولیت میں روز بروز اضافہ ہوتا ہے اور بچوں سے بڑوں تک سب افراد اس کے دلدادہ نظر آتے ہیں۔

پروفیسر مہدی حسن لکھتے ہیں:

"مجلاتی صحافت کا فرض ایک تو واقعات اور اطلاعات کا تجزیہ کرنا،دوسرے کسی بھی مجلاتی صحافت کے فرائض میں روزانہ لوگوں کو مطلع کرنا شامل ہے۔جب کہ جریدہ لوگوں کی تعلیم وتربیت کرتا ہے۔ہفت روزہ، پندرہ روزہ یا ماہنامہ رسالے کے پاس اتنا وقت ہوتا ہے کہ وہ کسی بھی واقعہ کا تجزیہ تفصیل سے کرسکے"۔[15]

رسائل وجرائد بھی خبریں پہنچانے کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔رسالے مختلف قسم کی خبریں چھاپتے ہیں۔ہفت روزہ رسائل و

جرائد کا مقصد پورے ہفتے کی خبروں کا خلاصہ فراہم کرنا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے پڑھنے والا پورے ہفتے میں پیش آنے اہم واقعات واخبارات کو ایک ہی نشست میں حاصل کرلیتا ہیں۔

رسالوں کا دعوت و تبلیغ میں کردار اور چند ایک رسائل کی مثالیں

مجلات اور رسالوں کا دعوت و تبلیغ میں بہت اہم کردار ہو سکتا ہے۔ ان رسائل میں بجائے فضول اور لغویات کے چھاپنے کے کوئی مثبت اور اچھا کام احسن انداز میں چھاپنا چاہیئے تاکہ معاشرہ کے لئے سود مند ثابت ہو۔

"احسن انداز" کا لفظ اس لئے استعمال کیا کہ یک دم اگر فضول اور چلتے ہوئے مواد کو چھوڑ کر بالکل اسلامی معلومات دی جائے تو ہوسکتا ہے رسائل کی مقبولیت میں کمی ہو جائے۔ اس لئے اس سے بچتے ہوئے حقائق کو واقعات کا رنگ دے کر اور نتائج کو حکایات کا رنگ دے کر پیش کیا جائے۔

انسان کے لئے سب سے بڑی خوش قسمتی کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دین کے لئے قبول فرما کر، دین کی خدمت اس سے لے۔ انسان کو ایسے مواقع ہر گز ضائع نہیں کرنے چاہیئے جہاں اسے دین خدمت کا موقع ملتا ہے۔ دورِ جدید میں رسالوں سے بہت مدد لی جاسکتی ہے۔ ہمارے سامنے ایسی مثالیں موجود ہیں جہاں رسالے دعوت و دین کے میدان میں کامیابی کے ساتھ سرگرم عمل ہیں اور ان کی کامیابی و مقبولیت میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ہفت روزہ "ضرب مومن" اس موقف کی ایک زندہ و درخشاں مثال ہے جو احیائے دین و دعوت کی سعی میں مصروف عمل ہے۔ مفتی ابولبابہ اس رسالے کو مسلمانوں کے لئے ایک نعمت قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

> "ایک زندہ حقیقت جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے علماء برصغیر پر فضل و کرم سمجھ کر ماننا چاہیئے یہ ہے کہ ضرب مومن کی صورت اللہ نے بہت بڑا احسان فرمادیا ہے۔ علماء کرام اور راہنمایان قوم و دین پر بھی۔ حضرات علماء کرام پر تو اس طرح کہ انہیں ایک ایسا پلیٹ فارم مل گیا ہے جس کے ذریعے وہ بسہولت اپنی بات موثر انداز سے ایک وسیع حلقہ تک پہنچاسکتے ہیں۔ اور دیندار عوام کے لئے یہ ایک نعمت اس لئے ہے کہ ان کا رابطہ علماء و اہل حق سے جڑ گیا ہے جہاں سے اپنی فکری غذا بھی ملتی ہے اور روحانی تربیت بھی ہوتی ہے۔"[16]

3. اخبارات

روزنامہ کی بنیاد پر لکھے جانے والے اخبارات کی مقبولیت شائد تمام رسائل و مجلات سے بڑھ کر ہے کیونکہ اس میں روزانہ کی بنیاد پر پیش آنے والے حوادثات وواقعات قلم بند کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح اندرون ملک و بیرون ملک کے احوال سے باخبر رکھا جاتا ہے۔ مشرقی ممالک کی بنسبت مغربی ممالک میں اخبار کی مقبولیت کئی گنا زیادہ ہے کیونکہ وہاں اجتماع کو اتنا زیادہ پسند نہیں کیا جاتا بنسبت خلوت کے اور خلوت میں الیکٹرانک میڈیا کا استعمال زیادہ کیا جاتا ہے اکتاہٹ دور کرنے کے لئے۔ الغرض اخبار پرنٹ میڈیا کا ایک ایسا جزو ہے جس کی اشاعت سب سے زیادہ ہوتی ہے اور کالم نگاروں کے لئے اپنی بات عوام تک پہنچانا سب سے زیادہ سہل ہوتا ہے۔

اخبارات اقوامی و بین الاقوامی معلومات کے حصول کا ایک بہترین ذریعہ ہیں۔ اخبارات نہ صرف ہمیں عالمی حالات سے باخبر رکھتے ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ تفریح طبع اور مطالعہ کی عادت ڈالنے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جدید اخبارات ٹیلی

پرنٹ کمپیوٹرز، نئی مشینوں ،جدید کیمروں، فیکس مشین اور دیگر سہولیات سے آراستہ ہیں۔اس لئے ان کی مقبولیت میں خوب اضافہ ہوا ہے۔اگرچہ ٹیلی ویژن کی ایجاد سے اخباروں کی اہمیت پر اثر پڑا ہے لیکن اس کے باوجود اخبار کی اہمیت ابھی تک مسلم ہے۔

فرخندہ ہاشمی لکھتے ہیں:

"اس میں شک نہیں کہ اخبار پڑھنے میں ٹیلی ویژن کا نیوز پروگرام دیکھنے کے بنسبت زیادہ دماغی مشقت برداشت کرنی پڑتی ہے۔مگر یہ مشقت کارآمد ہوتی ہے کہ اس سے خبر کو سمجھنا اور ذہن میں پوری جزئیات ، تفصیلات کے ساتھ محفوظ رکھنا ممکن ہوتا ہے۔"[17]

دعوت و تبلیغ میں اخبارات کا کردار

اخبار پرنٹ میڈیا کی شاخوں میں اشاعت کا سب سے تیز اور پر اثر ذریعہ ہے۔کالم نگار حضرات اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے یہاں سے اپنی دعوت و تبلیغ کا آغاز کریں اور علماء کرام نت نئے پیدا ہونے والے مسائل کا حل لکھیں اس سے امت کو بہت نفع پہنچے گا۔اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امت محمدیہ کسی دور میں بھی رجال کار اور رجال العصر سے محروم نہیں رہی ہے ۔ہر دور میں اہل علم واہل حق پیدا ہوتے رہے ہیں اور اپنا چراغ روشن رکھا ،اگرچہ وہ مدہم ہی کیوں نہ ہو۔اس دور میں بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سارے اہل فضل و کمال لوگ پیدا کئے جو ہر شعبہ میں دین اسلام کی خدمت کے لئے مصروف عمل ہیں۔اس میدان میں نامور علماء کرام میں سے مفتی تقی صاحب، مولانازاہد الراشدی 18، مفتی منیب الرحمان ، مفتی ابولبابہ اور مولانا اسماعیل ریحان صاحب شامل ہیں۔ان کے علاوہ بھی کئی سارے اچھا لکھنے والے حضرات ہیں۔چناچہ یہ سب لوگ روزمرہ مسائل اور ان کا حل کالموں میں لکھتے ہیں اور علماء کی طرف سے فرض کفایہ ادا کرتے ہیں۔مفتی محمد تقی صاحب ایک عرصہ تک روزنامہ جنگ اخبار میں ہفت وار کالم لکھتے رہے جن کا مجموعہ اب "ذکروفکر" کے عنوان سے کتابی شکل میں شائع ہوگیا ہے۔

آپ اس کتاب کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں:

"مجھ سے روزنامہ جنگ کی انتظامیہ نے فرمائش کی تھی کہ میں ہفتہ وار ان کے لئے کالم لکھا کروں۔میں نے یہ فرمائش اس لئے منظور کی کہ "جنگ "کے وسیع ذرائع ابلاغ سے مسائل پر لوگوں کو متوجہ کیا جاسکتا ہے جو لاپروائی کا شکار ہیں۔چنانچہ "ذکروفکر"کے عنوان سے میرا یہ کالم کافی عرصہ تک جنگ کے ادارتی صفحہ میں شائع ہوتا رہا۔"[19]

پرنٹ میڈیا کے تحت کتب ،رسالے اور اخبارات کے علاوہ اور بھی کئی ساری چیزیں آجاتی ہیں اشتہارات۔بینرز اور پمفلٹ شامل ہیں۔ان کے ذریعے بھی دعوت و تبلیغ کے میدان میں پیش رفت ہوسکتی ہے۔مرکزی شاہراؤں پر لگے اسمائے حسنیٰ پر نظر پڑ جاتی ہے اور ان کو پڑھا جاتا ہے۔یوں یہ اللہ کی عظمت دل میں بیٹھنے کے لئے مویدات بن جاتا ہے۔لہذا پرنٹ میڈیا کی افادیت سے انکار ممکن نہیں لیکن اس کے مضر اور منفی اثرات سے بہر حال بچا جائے اور صحیح استعمال کرکے امت کو نیکی کے راستہ پر ڈال دیا جائے۔

اخبارات کے ذریعے دعوت و تبلیغ کا کام نہایت آسان اور تادیر رہنے والا ہے۔مثلاجب تک وہ اخبار میگزین موجود ہوتا ہے تو اس کے ذریعے کیا گیا دعوت کا کام جاری رہتا ہے اور جس جس کی نظر اس اخبار پر پڑھتی ہے تو غیر شعوری طور پر اس کو دعوت پہنچتی ہے۔اخبار میں کسی قسم کا مضمون لکھ دینا جو اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا ہو۔اسی طرح

اخبار کے فرنٹ صفحہ پہ قرآنی آیت اور جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث مبارک لکھ دینا جو عوام الناس کو اسلام کے احکامات کی طرف دعوت دیتی ہو۔ ذیل میں ایک اخبار کی تصویر

موجود ہے جو قرآنی آیت سے لوگوں میں دعوت دین کا کام دے رہی ہے۔

4. مجلات

مجلّہ حالات کو مستقل چھاپنے والا ہوتا ہے اور ہر جمعہ کو چھوٹے سائز میں چھاپا جاتا ہے۔ایک شوقین آدمی میگزین خرید کر پورے ہفتے کے مطالعہ کا سامان کرتا ہے ۔مجلّہ حالات کے پیچ وخم سے بہت کم متاثر ہوتا ہے کیونکہ اس میں نظمیں، غزلیں، مستقل کالم۔انٹرویوز اور مشہور شخصیات کے حالات زندگی وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

وسیم اکبر لکھتے ہیں:

"فی زمانی مجلّوں کی اہمیت مسلم اور دن بدن مجلاتی صحافت کی اہمیت وافادیت میں اضافہ ہورہا ہے۔خصوصا اشتہارات کے حوالے، کیونکہ مجلّوں میں اشتہار ایک ہفتہ تک برقرار رہتا ہے"۔[20]

5۔ ڈائجسٹ

ڈائجسٹ کتابوں کے سائز کے مطابق شائع کئے جاتے ہیں۔ان میں دینی ،ادبی ،سیاسی،سائنسی ،جاسوسی اور معاشرتی مسائل پر مبنی مواد ہوتا ہے۔ڈائجسٹ کی یہ خصوصیت بہت اہمیت کے حامل ہے کہ اس سے معاشرہ کا ہر طبقہ استفادہ کرسکتا ہے۔ مجلّوں سے کہیں زیادہ ان کی اشاعت ہوتی ہے ۔کیونکہ یہ قارئین کے لئے پہلیاں، تفریحی خاکے اور مزاحیہ مضامین پیش کرتے ہیں۔یہ معلومات کے ساتھ ساتھ عوام کی تربیت کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔

2. الیکٹرانک میڈیا

جدید ذرائع ابلاغ کی ایک بڑی صورت الیکٹرانک میڈیا ہے جس کو جدید وسیلہ دعوت کے طور پر استعمال کیا جارہاہے۔ذیل میں الیکٹرانک میڈیا کے دعوتی اور تبلیغی کردار کا بیان ہے۔

الیکٹرانک میڈیا کی تعریف

الیکٹرانک میڈیا ابلاغ کی ایک بااثر صورت ہے۔یعنی ایسا ابلاغ جو برقی تاروں کے ذریعے ایک جگہ سے پیغام دوسری جگہ منتقل کرتا ہے ۔اس کا سفر 1857ء سے ہوتے ہوئے 1027ء تک پہنچا جس میں ٹیلی ویژن ایجاد ہوا اور یوں پھر الیکٹرانک میڈیا کا سفر ٹیلی گرام ،ٹائپ رائٹر ،ریڈیو، ٹیلی فون،اور کمپیوٹر پر ختم نہیں ہوا بلکہ موبائل ،ٹیب اور انٹرنیٹ کی صورت میں جاری ہے۔ اور یہ ابلاغ کی تیز ترین اور تیز رفتار ذرائع ہیں جو منٹوں اور لمحوں میں ایک جگہ سے پیغامات دوسرے مقام تک پہنچاتے ہیں۔ الیکٹرانک میڈیا نے معلومات میں بہت زیادہ اضافہ کیا ہے اور ہماری زندگی میں ایک انقلاب پیدا کردیا ہے جس کے بدولت دنیا ایک گلوبل گاؤں کی شکل اختیار کر گئی ہے۔21

ویکی پیڈیا پہ الیکٹرانک میڈیا کی یہ تعریف کی گئی ہے۔

Electronic media is the media that one can share on any electronic device for the audiences viewing, unlike static media (Printing) electronic media is broadcasted to the wider community. Examples of

Electronic media are things such as the television the radio, or the wide internet.[22]

ایک اور تعریف وکی پیڈیا میں اس کی یہ کی گئی ہے۔

Electronic media are media that use electronics or electromechanical means for the audience to access the content.[23]

اپنے نظریات وافکار لوگوں تک پہنچانے کے لئے الیکٹرانک میڈیا ایک اہم ذریعہ ہے ۔اس کی مدد سے انسان اپنی بات ایک ہی وقت میں لاکھوں انسانوں تک پہنچاسکتا ہے۔

الیکٹرانک میڈیا میں درج ذیل اشیاء شامل ہیں :

1۔ریڈیو

اس زمانے میں ریڈیو کی اہمیت پہلے سے زیادہ ہو گئی ہے کیونکہ ریڈیو کی لہریں ان دور دراز علاقوں تک بھی پہنچتی ہیں جہاں اخبار و رسائل اور انٹرنیٹ کی رسائی ممکن نہیں۔اس کی نشریاتی لہروں کو جغرافیائی حدود نہیں روک سکتے سو اس سرد و گرم جنگ کے زمانے میں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہو گئی ہے۔

پروفیسر مہدی حسن لکھتے ہیں :

"طبع شدہ پیغامات کے بعد جن میں اخبارات ،رسالے اور اشتہارات اورکتابیں شامل ہیں۔ نظریات ،خیالات اور اطلاعات کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے لئے جو طریقہ سب سے موثر اور کامیاب طور پر استعمال کیا گیا اور آج بھی جدید دنیا میں جس کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے وہ ریڈیو ہے "۔[24]

2۔آڈیو ویڈیو ریکارڈر

آڈیو ویڈیو ریکارڈر اگرچہ زیادہ تر تفریحی مقاصد کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔تاہم پھر بھی یہ ذرائع ابلاغ کا ایک اہم ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔لوگ ٹیپ ریکارڈر کے ذریعے علماء ،سیاستدان اور دیگر راہنماؤں کی تقاریر ریکارڈ کرکے سنتے رہتے ہیں اور ان سے مستفید ہوتے ہیں۔ٹیپ ریکارڈر ان مقاصد کے علاوہ خبر نویسی میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں کیونکہ بہت سارے نامہ نگار انٹرویو یا کوئی اور کاروائی ریکارڈ کرکے فراغت کے لمحات میں زیب قرطاس کرتے ہیں۔

ڈاکٹر وسیم اکبر لکھتے ہیں :

"ٹیپ ریکارڈر کو تعلیمی مقاصد کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے ،مختلف زبانوں کی تدریس آڈیو کیسٹ کے ذریعے بخوبی کی جارہی ہے۔اور اس سے بہتر نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ غرض پیغام رسانی کے لئے ریکارڈر اور آڈیو کیسٹ ایک موثر ذریعہ ابلاغ کی حیثیت اختیار کرچکے ہیں"۔[25]

3۔ٹیلی ویژن

ٹیلی ویژن کی ایجاد ایک کارنامہ ہے جس نے تمام تر فاصلوں کو کم کرکے دنیا کو ایک چھوٹی سی سکرین میں سمو دیا ہے۔اس دور میں ذرائع ابلاغ میں سب سے زیادہ موثر اور تیز ترین ذریعہ ٹی وی ہے۔اس کا تعلق سننے کے ساتھ ساتھ دیکھنے سے بھی ہے۔رنگین تصاویر کے نشر کرنے سے اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوا ہے۔

جاوید اقبال لکھتے ہیں :

"ٹیلی ویژن ایک انتہائی موثر ذریعہ ابلاغ ہے اور دوسرے ذرائع ابلاغ کی نسبت ذہنوں کو مختلف سانچوں میں ڈھالنے کی بہت گنجائش رکھتا ہے۔کھیل کود، تفریح، ناچ گانا اور تعلیم کے علاوہ ٹی وی ایسے پروگرامز پیش کرتا ہے جو گوں کو حوصلے بلند کرتے ہیں، بھولے بھٹکے ہوؤں ہوان کی صحیح سمت میں راہنمائی کرتے ہیں اور دل مردہ کو ولولہ تازہ عطا کرتا ہے"۔[26]

ٹیلی ویژن کی ایجاد جہاں دعوت و تبلیغ کے مقاصد کسی حد تک پورا کر رہی ہے اس سے کہیں زیادہ فحاشی و عریانی کے پھیلاوؤں کا سبب ہے۔ بچے بڑے اہتمام سے ٹی وی دیکھنے کے عادی ہو چکے ہیں۔چنانچہ ان کے ذہنوں میں فحاشی و عریانی کے نقش بڑی تیزی کے ساتھ چھپ رہے ہیں جو انتہائی خطرناک بات ہے۔سو ٹی وی میں بری فلمیں دیکھنے کے بجائے اسلامی چیزیں دیکھی جائیں تاکہ شعائر اسلام کی عظمت و رفعت دل میں بیٹھ جائے اور کہا جاسکے کہ دعوت و تبلیغ کے میدان میں ٹی وی کا بھی کردار ہے۔

چند اسلامی چینلز درج ذیل ہیں:

1.ARY QTV.
2.Muslim Kids TV.
3.Peace TV.
4.MercifulServant.
5.Islamic Guidance.
6.FreeQuranEducation.
7.Ali Dawah.
8.OnePath Network.
9.Sense Islam.
10.Muslim Central.
11.IQRA Cartoon.

4۔کمپیوٹر

بیسویں صدی کی سب سے اہم ایجاد کمپیوٹر ہے۔ تمام شعبہ ہائے زندگی میں کمپیوٹر کا استعمال روز بروز بڑھتا جارہا ہے۔کمپیوٹر کم وقت میں مطلوبہ معلومات فراہم کرنے والی انوکھی مشین ہے۔یہاں تک کہ اب تو پوری دنیا کی معلومات اور جدید سائنسی پیش رفت سے واقفیت حاصل کرنا بالکل آسان اور سہل ہوگیا ہے۔ہر میدان زندگی کو اس کے بغیر ناقص سمجھا جاتا ہے ۔خصوصاً صحافت کے میدان میں انٹرنیٹ نے جو تعجب انگیز معلومات و مشاہدات فراہم کی ہیں۔اس سے دنیا ایک عالمی گاؤں "Global Village" کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔

دنیا کے پیچیدہ ترین مسلئے کے بارے میں کمپوٹر کا ایک بٹن دبا کر جدید ترین معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

کمپیوٹر بہت اہم ایجاد ہے اور اس کے ذریعے دعوت و دین کے کام کافی آسان ہوگئے ہیں۔لہٰذا اس وسیلہ سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے۔

"Global Village" کی اصطلاح سب سے پہلے [27] Marshall McLuhan نے استعمال کی۔

5۔ موبائل

موبائل فون ایک ایسا ٹیلی فون ہے جو موبائل ریڈیو نظام سے مل کر مادی کنکشن کے بغیر وسیع علاقہ میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔[28]

موبائل فون جدید دور کی ایک اہم ایجاد ہے جس نے فاصلوں کی تمام تر حدود کو سمیٹ کر ایک سکرین میں تھمادیا۔

بقول شبیر احمد صاحب:

"خاص طور پر موبائل فون کی ایجاد نے دنیا کو حیران کردیا ہے۔اس نے نہ صرف معاشرے کو متاثر کیا ہے بلکہ اس کے گہرے اثرات انسانی سوچ، انفرادی فکر، ازدواجی اور کاروباری زندگی اوار غور وفکر کے طریقوں میں نمایاں نظر آتے ہیں"۔[29]

یقینا مواصلات کے تمام ذرائع میں سب سے تیز ترین ذریعہ موبائل فون ہے۔کم عمر لوگوں سے لیکر معمر افراد تک سب ہی اس سہولت سے فائدہ اٹھارہے ہیں۔لیکن یہ بات بھی ہمارے ذہن میں ہو کہ موبائل فون کے صرف فوائد ہی نہیں بلکہ اس کے منفی اثرات اور نقصانات بھی ہیں۔

موبائل کے عمومی فوائد

موبائل فون کے فوائد بہت ہیں۔دنیاکے ایک کونے میں رہنے والاآدمی دور دراز کے افراد کے حالات سے باخبر رہتا ہے۔ اس کا استعمال ہم دعوت و تبلیغ میں بھی کر سکتے ہیں اور اس موبائل فون کو ہم دعوت و تبلیغ کے لئے بطور وسیلہ استعمال کر سکتے ہیں۔

موبائل فون کے ذریعے بہت سے شرعی احکام بھی سرانجام دیئے جاسکتے ہیں۔ایک فتویٰ ہے کہ کیا موبائل فون کے ذریعے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں تو جواب میں یہ بات بتلائی جائیگی کہ اگر بیوی کو ایس ایم ایس کے ذریعے طلاق دی جائے تو اس کا وقوع ہوجائیگا۔

دعوت و تبلیغ کا کام سرانجام دیا جاسکتا ہے۔

ایک دوسرے سے باہم گفتگو ممکن ہے۔

دینی مسائل ایک دوسرے کو بتائے جاسکتے ہیں۔

کتب کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

آنلائن پڑھایا جاسکتا ہے۔

جیساکہ موبائل فون کے فوائد کے ساتھ ساتھ نقصانات سے بھی انکار ممکن نہیں۔

موبائل کے عمومی نقصانات

عموما اس اہم ٹیکنالوجی سے بجائے فوائد کے نقصانات اٹھائے جارہے ہیں کہ کم عمر بچے اس کا غلط استعمال کر کے اپنی عادت خراب کردیتے ہیں اور یہ عادت تاعمران کے ساتھ رہتی ہے۔اس لئے پہلا اصلاحی کام یہ ہے کہ اپنے بچوں اور گھروالوں پر اس معاملہ میں کڑی نظر رکھی جائے۔فلمیں، ڈرامے اور اس طرح کے بہت سارے پروگرامز جو وقت کے ضائع کرنے والے ہیں

ان سے خود بھی اجتناب اور اپنے بچوں اور گھر والوں کو بھی دور رکھنا چاہئے۔ موبائل فون سے بہت نقصانات جنم لیتے ہیں۔
وقت کی قدر و قیمت کا احساس دل سے نکل جاتا ہے۔
بہت سارے فرائض نماز، روزہ وغیرہ اس کی وجہ سے ضائع ہو جاتے ہیں۔
نوجوانوں میں جنسی خواہشات اور غلط رجحانات کا ایک سبب موبائل فون ہے۔
اپنے قریبی رشتہ داروں سے دوریاں بڑھنے لگ گئی ہیں۔

ان تمام نقصانات کا مداوا یہ ہے کہ موبائل کا صحیح اور درست استعمال کیا جائے۔ لہٰذا لوگوں کو بھی اس پر وقت ضائع کرنے سے بچایا جائے اور خود بھی اس کے غلط استعمال سے حتیٰ الامکان بچا جائے صرف ضرورت کے وقت اس کا استعمال کیا جائے۔

3. سوشل میڈیا

جدید ذرائع ابلاغ کی ایک بڑی صورت سوشل میڈیا ہے۔ سوشل میڈیا کے صارفین بہت زیادہ تعداد میں ہیں۔ 2020ء کی ایک رپورٹ کے مطابق 3.6 بیلین اس کے صارفین تھے۔[30] سوشل میڈیا کو بھی جدید ذریعہ دعوت کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس فصل میں سوشل میڈیا کا اجمالی تعارف اور دعوت کے میدان میں اس کا کردار بیان ہوا ہے۔

تعارف:

سوشل میڈیا در حقیقت ان ویب سائٹس اور ایپلی کیشنز کا نام ہے جو عوام الناس کو انتہائی سرعت و برق رفتاری سے ہر وقت ہمہ قسم کا مواد اشتراک کرنے کی اجازت دینے کے لئے ڈیزائن کی گئیں ہیں۔ سوشل میڈیا ویب سائٹس اور ایپس کی ایک وسیع رینج کا احاطہ کرتا ہے اور لوگوں کو ٹیوٹر اور فیس بک وغیرہ روابط کے ذریعہ آپس میں تحریری پیغامات بانٹنے کی سہولت فراہم کرتا ہے اور دوسرے انسٹا گرام اور ٹِک ٹاک وغیرہ کی تخلیق پکچرز اور ویڈیوز کی شیئرنگ کو بہتر بنانے کے لئے عمل میں لائی گئی ہے۔

آج کل اگرچہ اکثر و بیشتر لوگ اسمارٹ فون ایپس کے ذریعے سوشل میڈیا تک رسائی کو ممکن بناتے ہیں، لیکن در حقیقت ابلاغ کا یہ آلہ سب سے پہلے کمپیوٹر سے شروع ہوا ہے۔ علاوہ ازیں سوشل میڈیا انٹرنیٹ مواصلات کے کسی بھی ٹول کا حوالہ دے کر اپنے صارفین کو بڑے پیمانے پر مواد کا اشتراک کرنے اور لوگوں کے ساتھ مشغول ہونے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

انٹرنیٹ تک رسائی حاصل کرنے والا کوئی بھی سوشل میڈیا ور کر اپنے اکاؤنٹ میں سائن اپ کر کے کسی بھی قسم کے مواد کے انتخاب اور اس کو شیئر کرنے کے لئے استعمال کر سکتا ہے اور پھر اس کا اشتراک کردہ یہ مواد ہر اس شخص تک پہنچ جاتا ہے جو اس کے صفحے یا پروفائل پر جاتا ہے۔[31]

ایک یومیہ رپورٹ کے مطابق سوشل میڈیا صارفین یومیہ دو گھنٹے ستائیس منٹس سوشل میڈیا پہ صرف کرتے ہیں۔[32]

دعوت و تبلیغ زمانے کے تقاضوں کے مطابق ہو

دعوت و تبلیغ کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ اچھائی کو فروغ حاصل ہو۔ جب مقصد کو مد نظر رکھا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کے زمانے کا خوب مطالعہ کرنے کے بعد اس پر محنت کی جائے اور دیکھا جائے کہ وقت کس چیز کا تقاضا کر رہا ہے۔ یہ حقیقت

ہے کہ دین اسلام ابدی دین ہے اور تا قیامت رہے گا جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ [33]

بیشک (معتبر) دین تو اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔

جب یہ بات ہوئی کہ اسلام کے فروغ کے لئے ہر زمانے میں کوشش کرنی چاہئے تو اس کے لئے وسائل کی طرف نظر ڈالی جائے جو جائز ذریعہ سب سے زیادہ موثر ہو وہی وسیلہ اختیار کیا جائے۔

دور حاضر میں اس تقاضے کو پورا کرنے کے لئے جب وسائل و ذرائع پر نظر ڈالی جائے تو ایک اہم اور موثر ذریعہ سوشل میڈیا ہے۔ کیونکہ یہ سہولت تقریبا اکثر لوگوں کے پاس موجود ہے اور اس کے ذریعے بہت ہی جلد پیغام ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتا ہے۔ لہذا وقت کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے جائز استعمال کے ذریعے ترویج دین کی بھرپور کوشش کی جائے اور اس وقت کے تقاضوں کو پورا کیا جائے۔

اس وقت ہم جس دور سے گزر رہے ہیں اس میں سوشل میڈیا کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ سوشل میڈیا کی وجہ سے پوری دنیا سمٹ کر ایک جگہ جمع ہو گئی ہے۔ دراصل سوشل میڈیا ہر قسم کے لوگوں کے تمام قسم کے فکری خیالات و نظریات کو آزادی کے ساتھ بغیر کسی معاوضے کے پیش کرنے والے ایک پلیٹ فارم کی حیثیت رکھتا ہے۔

دورِ حاضر میں سائنس کی برق رفتاری اور جدید ٹیکنالوجی نے بے شمار آلاتِ جدید کو وجود میں لایا اور حیران کن ایجادات کیں۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا اس کی بہترین مثال ہیں۔ سوشل میڈیا سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد مستفید ہو رہی ہے۔ بہت سے لوگ اس سے علمی استفادہ، معلومات میں اضافہ اور دیگر فوائد حاصل کر رہے ہیں جب کہ بہت سے لوگ اس سے اپنا کاروبار اور بزنس کر کے مال و دولت کما رہے ہیں۔

سوشل میڈیا دعوت و تبلیغ کا بھی ایک بڑا پلیٹ فارم ہے یعنی اس کے ذریعے ہم دعوت و تبلیغ کا کام سرانجام دے سکتے ہیں۔

ذرائع ابلاغ کی طوفانی رفتار

یہ زمانہ دراصل سوشل میڈیا کا زمانہ ہے جس میں ہر ایک کو اپنی شہرت اور اپنے نظریات کی تشہیر کر سکتا ہے۔ پوری دنیا ایک گلوبل ویلج "یعنی عالمی گاؤں کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ آہستہ آہستہ مہینوں میں پہنچنے والی خبر اب لمحوں میں دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پہنچتی ہے۔ جن سوالات کے جوابات تلاش کرنے کے لئے لوگ مہینوں کا سفر کرتے تھے اب اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے ان سوالات کے جوابات تلاش کر سکتے ہیں۔ بقول ابو لبابہ شاہ منصور:

> "جو ذہنی و نظریاتی انقلاب کسی دور میں چیونٹی کی سی رفتار سے دھیرے دھیرے رینگتے ہوئے آتا تھا اب ہوا میں اڑتا ہوا اور برقی لہروں پر تیرتا ہوا مہینوں کا سفر دنوں اور لمحوں میں طے کر لیتا ہے"۔ [34]

انٹرنیٹ

عصر حاضر میں جدید ذرائع ابلاغ مختلف طریقوں سے اسلام کی اصلی شکل وصورت کو مسخ کرنے کے لئے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ لہذا اہل علم اور داعیان اسلام پر لازم ہے کہ وہ دین اسلام کی ترویج واشاعت اور اس کی حقیقی تصویر لوگوں کے سامنے

لانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ دور حاضر میں جدید ذرائع ابلاغ میں ایک اہم ذریعہ انٹرنیٹ ہے۔انٹرنیٹ دراصل کئی چھوٹے چھوٹے کمپیوٹر نیٹ ورک اور مواصلاتی نظام کا مجموعہ ہے۔ دور حاضر میں انٹرنیٹ کی افادیت و ضرورت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔انٹرنیٹ نے کئی صدیوں کے فاصلوں کو لمحات میں سمیٹ دیا ہے۔آج کل اس میں کئی ذیلی شاخیں ہیں جن کے ذریعہ سے ایک مسلمان دین اسلام کی ترویج واشاعت میں اپنا کردار ادا کرسکتا ہے۔ انٹرنیٹ عصر حاضر میں ذرائع ابلاغ کی جدید ترین شکل ہے۔اس میں دعوت و تبلیغ کا کام کرنے کے لئے متعدد میدان ہیں۔

دعوت و تبلیغ کے لیے ویب سائٹ بنانا

دعوت الی اللہ کے لیے ویب سائٹ بنانے کا مطلب ہے کہ اسلامی قوم سے متعلق بہت ساری چیزیں، خبریں اور تعلیمی مواد جمع کرنا اور انہیں صارفین کے لیے بلا معاوضہ دستیاب کرنا ہے۔ویب سائٹ کے قیام کے لیے گہرے مطالعے کی ضرورت نہیں ہے۔ درحقیقت، کسی ایسے شخص کے لیے جو کمپیوٹر کے بنیادی اصول جانتا ہو، چند ایک چیزیں کافی ہیں، جن کے ذریعے صفحات ڈیزائن کیے جائیں۔ اس سائٹ میں فتووں کے لیے ایک الگ صفحہ بنانا زیادہ مفید ہو سکتا ہے، کیونکہ انٹرنیٹ سے مستفید ہونے والوں میں سے اکثر کو خاص طور پر مغربی ممالک میں فتووں کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے، الحمد للہ بہت سی اسلامی ویب سائٹس ہیں۔

مثلا (http://www.alsunnah.com) اہل سنت کی ایک ویب سائٹ ہے۔ جس میں دس سے زیادہ زبانوں میں لکھا جاتا ہے۔انگریزی، فرانسیسی، جرمن، بوسنیائی، البانیائی، مالائی، انڈونیشیائی، فلپائنی، اور عربی۔

ویب سائٹ

ذرائع ابلاغ کے انقلابی دور میں ویب سائٹ کا استعمال بھی بہت زیادہ ہے۔ویب سائٹ کا استعمال اچھے اور برے دونوں طریقوں سے ہورہا ہے باطل اسے اپنے نظریات و افکار کے پرچار جبکہ مسلم امہ اسے اپنے مقاصد اور دعوت و تبلیغ کے لئے استعمال کررہی ہے۔

انٹرنیٹ حقیقت میں ایک وسیع میدان کا نام ہے جس میں اسے نیٹ ورک سے انسلاک کی ضرورت ہوتی ہے نیٹ ورک سے رابطہ کے لئے کثیر تعداد میں ادارے قائم ہیں جو اپنی رقم وصول کرکے انٹرنیٹ کے اس شاہراہ اور میدان میں چلنے کی اجازت دیتے ہیں اور پھر بندہ اپنا کوئی بھی پیغام ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچاتا ہے۔بس اس کے لئے ایک کارڈ اور چابی کی ضرورت ہے جسے ویب سائٹ کہا جاتا ہے جس کے بدولت انسان کہیں سے بھی اور کسی بھی نوعیت کی معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔[35]

چند مشہور اسلامی ویب سائٹس یہ ہیں:

1.www.islamqa.info.
2.www.darsequran.com
3.Www.madinaharabic.com.
4.Www.whyislam.org.
5.Www.islamway.net.
6.Www.darsequran.com.

7.Www.peacetv.tv.
8.Www.quran.com.
9.Www.islamweb.net.
10.www.Islam Way.com

مکالمہ کے وسائل

انٹرنٹ کے ذریعے آج کے دور میں انسان مختلف طریقوں سے دوسروں تک اپنا پیغام پہنچا سکتا ہے۔ طرح طرح کی ایپس اور سائٹس ہیں جن میں سے کسی پر کوئی بھی رکاوٹ نہیں ہے۔ ان کی شرائط کے اندر رہتے ہوئے بندہ دعوت الی اللہ کا پیغام دوسروں تک بآسانی پہنچا سکتا ہے۔اس طرح کی ایپس میں (Gmail" ،" messages"، "yahoo"اور دیگر ایسی ہی ایپس موجود ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف نیوز یا معلوماتی گروپس بھی ہوتے ہیں جن میں انسان بآسانی تبلیغ کر سکتا ہے۔

مکالمہ میں اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے کہ مکمل طور پر کسی خاص گروہ پر کوئی حکم نہیں لگایا جائے، بلکہ حقیقت بیان کرکے مخاطبین پر چھوڑ دیا جائے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ مثال دیتے ہوئے اصلی نام کے بجائے کوئی خیالی نام ذکر کرنا بہتر رہتا ہے۔

1. **فیس بک**

فیس بک (Facebook) ایک ایسی ایپ ہے جس کو دور حاضر میں تقریبا اکثر لوگ استعمال کرتے ہیں۔اور اپنے احساسات و خیالات کو دوسروں کے ساتھ شئیر کرتے ہیں۔اسی طرح لوگوں کو اپنے نظریات وافکار سے قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اس پر فتن دور میں جہاں لوگ اس ایپ کو اپنے مذموم مقاصد اور فحش گوئی کے لئے استعمال کرتے ہیں وہاں ایک داعی اور دین اسلام کا سپاہی اس ایپ کے ذریعے اپنے نیک خیالات و نظریات کی ترویج کرسکتا ہے۔ایک داعی اس کے ذریعے دینی خیالات اور دین کی بات اسلامی اصولوں کے عین مطابق دوسروں تک پہنچا سکتا ہے اور دین حق کی تبلیغ میں اپنا حصہ لے سکتا ہے۔

فیس بک کے ذریعے ہی بندہ اپنے گھر بیٹھے دینی مسائل آسانی سے دریافت کر سکتا ہے۔

فیس بک پر کوئی بھی شخص اپنا پیغام لوگوں کے ساتھ شیئر کر سکتا ہے۔

فیس بک پر بھی گروپ بنا کر اس میں دعوت و تبلیغ کا کام سرانجام دیا جا سکتا ہے۔جس میں دینی مسائل اور فتاوٰی جات بآسانی لوگوں تک پہنچایا جا سکتا ہے۔

مختلف قسم کے لوگوں کے ساتھ تعلق قائم کرکے ان کو دین دعوت دی جا سکتی ہے۔

علماء، مبلغین، سکالرز اور نو مسلم کے انٹرویوز ریکارڈ کرکے فیس بک پر ڈالنے سے لوگوں میں ایک قسم کی تحریک پیدا ہوگی جس سے وہ راہ راست پر آئیں گے۔

اسلامی لیٹریچر ز کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کرکے لوگوں تک پہنچایا جا سکتا ہے۔

فیس بک میسنجر(Facebook Messenger)

فیس بک اکاؤنٹ سے منسلک ایک میسنجر نامی اپلیکیشن ہے جس میں فیس بک پر اپنے ساتھ شامل افراد کے ساتھ بات چیت کی جا سکتی ہے۔اس ایپ کو بھی دعوت و تبلیغ کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے اور اس میں ایک بڑی کامیابی حاصل کی

جاسکتی ہے مثلاً فیس بک پر کوئی مواد شئیر کرنے کے بعد اگر کسی کا سوال ہو تو اس ایپ کے ذریعے اسے جواب دیا جاسکتا ہے۔اس کے علاوہ ہفتہ وار یا کسی بھی مستقل ترتیب کے تحت ایسی نشستیں رکھی جائیں کی جس میں لوگوں تک وقتاً فوقتاً دعوت و تبلیغ اور دیگر دینی امور میں کسی نہ کسی موضوع پر بات کی جائے۔

2. **واٹس ایپ** WhatsApp

فیس بک اور یوٹیوب کے برعکس واٹس ایپ پر روابط کا دائرہ کار دوست واحباب، رشتہ دار اور زیادہ تر ان لوگوں سے ہوتا ہے جو فون بک میں شامل ہوتے ہیں۔واٹس ایپ پر دعوت و تبلیغ اور دینی تحریک چلانے سے ایسے طبقے کی اصلاح ہو سکتی ہے جس کی اصلاح انسان کے لئے زیادہ ضروری اور افضل ہے۔لوگ سٹیٹس لگا کر دعوت و تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔کوئی بھی مواد پوری دنیا میں پھیلانے کے لئے خاص طور سے جب مواد تصویری یا تحریری شکل میں ہو واٹس ایپ استعمال کی جاسکتی ہے۔اگر کوئی شخص دینی مواد اور اسلامی لیٹریچر اس ایپ میں ڈالے گا تو دوسرے لوگوں تک اسلامی مواد پہنچے گا اور وہ اس کا مطالعہ کرینگے اور وہ لوگ پھر کسی اور گروپ میں شیئر کرینگے جو کہ کسی بھی صورت میں فائدہ سے عاری نہیں۔

وٹس ایپ پر گروپ بنا کر اس میں مختلف قسم کے مسائل بھیجے جاسکتے ہیں۔

مفتیان کرام ،پروفیسرز حضرات اپنا ایک گروپ بنا کر اس میں دین کی کوئی بھی بات شیئر کرسکتے ہیں۔وہاں اگر لوگ مسائل یا دین کے متعلق کوئی بات پوچھیں تو اس گروپ میں ان کو جواب دیا جاسکتا ہے۔

اپنا سٹیٹس لگا کر اس کے ذریعے بھی دعوت دین کا کام ہوسکتا ہے۔جیسا کہ کچھ ادارے اس حوالے سے باقاعدہ کچھ تصاویر شیئر کرتے ہیں۔کبھی کوئی حدیث لکھ کر،کبھی کوئی دینی بات اور کبھی کوئی قرآنی آیات وغیرہ جیسے کہ نیچے سکرین شاٹس میں دیکھا جاسکتا ہے۔

3. **ٹک ٹاک**(Tik Tok)

ٹک ٹاک ،سنیک ویڈیوز اور اس جیسی کئی اور ایپس موجود ہیں جو صرف اور صرف وقت کے ضیاع کا باعث ہیں اور اس میں ملوث اکثر نوجوان طبقہ ہے جس میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں شامل ہیں۔لیکن اس ایپ کا بھی مثبت استعمال کیا جاسکتا ہے اور اسے بھی دعوت و تبلیغ کے وسیلہ کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔اس میں داعی مختصر کلپس بنا کر پھیلائے تو جہاں ایک مثبت سر گرمی وجود میں آئے گی وہاں کافی حد تک فحاشی وعریانی کی راہ میں رکاوٹ بھی ڈالی جاسکتی ہے۔

4. **یوٹیوب**(YouTube)

یوٹیوب (YouTube) بھی ایک اہم ذریعہ بن سکتا ہے دعوت و تبلیغ کا جبکہ اس ایپ پہ تقاریر اور لیکچرز کی صورت میں بہت سارا کام بھی ہو رہا ہے۔اس میں ہر قسم کا ڈیٹا کثیر مقدار میں موجود ہوتا ہے جس میں اسلامک مواد بھی شامل ہے۔لیکن اہم مسئلہ جو عوام کو درپیش ہوتا ہے وہ یہ کہ ہر خاص وعام کی اس سائٹ تک رسائی ہے جس کی وجہ سے بہت زیادہ مواد ایسا بھی ہوتا ہے جو غیر محقق شدہ اور غلط ہوتا ہے حتیٰ کہ بعض مرتبہ ایک ہی سوال کے دو یکسر مختلف جوابات ہوتے ہیں۔جس کی وجہ سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد کشمکش کا شکار ہوجاتی ہیں۔لہٰذا اس سلسلہ کو ختم کرنے کے لئے یوٹیوب پر ایسے چینل بنائے جائیں جن کے ذریعے عوام تک صحیح دین کی معلومات پہنچ جائیں۔اور جیسا کہ یہ ویب سائٹ پوری دنیا میں استعمال کی جاتی ہے اسے غیر

مسلم بھی استعمال کرتے ہیں تو اس پلیٹ فارم کے ذریعے دعوت و تبلیغ کا کام سر انجام دیا جاسکتا ہے۔

دور جدید میں جدید وسائل خاص طور سے سوشل میڈیا انسان کے لئے نعمت سے کم نہیں۔ ہمارے سامنے نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی موجود ہے کہ موسم حج میں عکاظ میں جاتے اور مختلف قبائل کے ایک ساتھ اجتماع سے بھرپور نفع اٹھاتے اور ان کو دین کی دعوت دیتے۔

جناب نبی کریم ﷺ کا یہ اسوہ حسنہ ہماری راہنمائی کرتا ہے کہ موجودہ وسائل سے ہم بھرپور استفادہ کریں اور دعوت و تبلیغ میں اپنے حصہ کی شمع جلائیں۔

یوٹیوب ایک ایسا نیٹ ورک ہے جس کی بدولت ہم اپنی ویڈیوز دنیا کے لوگوں تک آسانی سے پہنچا سکتے ہیں۔اس سائٹ کے ذریعے اسلامی پیغام اقوام عالم تک بندہ آسانی سے پہنچا سکتا ہے۔ کسی بھی عالم کی تقریر اگر ہم نے سننی ہو تو اس کا نام یوٹیوب میں لکھنے سے سامنے اس کی ویڈیوز اور بیانات آجاتے ہیں جن کو ہم بآسانی سن سکتے ہیں۔ یوٹیوب پر اپنا پیغام پہنچانے کے لئے ہم درج ذیل طریقوں سے کام کر سکتے ہیں۔

- مفتیان کرام و سکالرز حضرات کے بیانات کو ریکارڈ کرکے۔
- لائیو ویڈیو سیشن قائم کرکے۔
- بچوں کے لئے کارٹون بنا کر اس سائٹ پر اپلوڈ کرنا۔
- اسلام مخالف چینلز دیکھنا پھر اس پر موجود مواد کے جوابات دینا۔

ٹویٹر (Twitter)

دنیا بھر میں وہ تمام لوگ جو کاروباری زندگی میں یا کسی اور شعبہ میں مصروف ہوتے ہیں اور سوشل میڈیا کو زیادہ وقت نہیں دے پاتے ان کا عام طور پر ٹویٹر اکاؤنٹ ہوتا ہے جس کے ذریعے حالات وواقعات کی خبر رہتی ہے۔ٹویٹر پر زیادہ تعداد سنجیدہ اور تعلیم یافتہ لوگ ہوتے ہیں۔ دیگر وسائل اور ذرائع کی طرح ٹویٹر بھی ایک ذریعہ ہے دعوت و تبلیغ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا پیغام ان لوگوں تک پہنچانے کا جو اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دیگر لوگوں کی اصلاح کا بھی ذریعہ بن سکتے ہیں کیونکہ تعلیم یافتہ طبقہ میں ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی بھی ہے جو سکول،کالج یونیورسٹی یا کسی بھی تعلیمی ادارے میں بطور معلم کام کررہے ہیں۔ پس ٹویٹر اسلام کی قوت کو بڑھانے اور دین اسلام کی تبلیغ کا ایک وسیلہ بن سکتا ہے۔

ٹیلی گرام

وٹس ایپ کی طرح ٹیلی گرام بھی ایک سوشل نیٹ ورک ہے۔ یہ 14 اگست 2013ء کو لانچ ہوا۔بہت سارے لوگ ٹیلی گرام استعمال کرتے ہیں۔ اس ایپ کے ماہانہ 550 میلین یوزرز ہیں۔

دعوت و تبلیغ میں سوشل میڈیا کا کردار

چونکہ خبروں کی ترسیل کا سب سے زیادہ تیز، جدید اور پر سہولت ذریعہ سوشل میڈیا ہے۔ لہٰذا اس ذریعے سے فائدہ اٹھا کر بہت سارے مفید کام سر انجام دیے جا سکتے ہیں۔ سوشل میڈیا فحاشی و عریانی کا بھی سب سے زیادہ تیز اور بدترین ذریعہ ہے اور دعوت و تبلیغ کا بھی سب سے تیز اور موثر ذریعہ ہے۔ جس طرح اس کے منفی پہلو بہت زیادہ مضر اثرات کے حامل ہیں اسی طرح

اس کے مثبت پہلو بھی مفید اثرات کے حامل ہیں۔ اس کے ذریعے خیر کے کام کیے جائیں تاکہ دنیا میں بھلائی اور نیکی کو فروغ حاصل ہو اور اس کے غلط استعمال سے بچا جائے تاکہ دنیا میں فحاشی اور عریانی کی روک تھام ہو۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں ، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتے ہیں ۔

مومن کا کام امر بالمعروف بھی ہے لہٰذا سوشل میڈیا کے ذریعے امر بالمعروف کا عظیم الشان فریضہ سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ نہی عن المنکر کی بھی بھرپور کوشش کرنی چاہئے اور اس کے غلط استعمال کی وجہ سے دنیا میں پھیلی ہوئی فحاشی وعریانہ کی مقدور بھر روک تھام کرنی چاہئے۔

نہی عن المنکر میں میڈیا کا کردار

امر بالمعروف کا دوسرا جزو نہی عن المنکر ہے۔قرآن مجید واحادیث کی واضح نصوص سے نہی عن المنکر کالزوم ثابت ہوتا ہے۔

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ۔

جو کوئی تم میں سے برائی دیکھے پس وہ اپنے ہاتھ سے روکے اور جو اس کی استطاعت نہ رکھے تو وہ زبان سے روکے اور جو اس کی بھی استطاعت نہ رکھے وہ دل سے روکے (یعنی برا جانے) اور یہ ایمان کا کمزور حصہ ہے۔

جس طرح ضروری ہے کہ دعوت و تبلیغ کی ادائیگی میں کوتاہی نہ برتی جائے خصوصا سوشل میڈیا پر اس کام کو اچھے طریقے سرانجام دینا چاہئے .ایسا ہی نہی عن المنکر کی ضرورت بھی بہت اہم اور زیادہ ہے۔ نہی عن المنکر زیادہ اہم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کا اصل مقصد یہ ہے کہ آدمی متقی بن جائے۔اور متقی کی صفات معلوم کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ تقوی کی تعریف معلوم کی جائے اور اس کے تقاضوں کو جاننا چاہئے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ اسناده ضعيف

کہ گناہوں سے باز آنے کی طرح کوئی دوسرا تقویٰ نہیں۔

یہی مقصد نہی عن المنکر کا بھی ہے کہ اس کے ذریعے معاشرے کے افراد کو گناہوں کے دلدل سے نکالنے کی کوشش ہوتی ہے اور اس کے ذریعے تقویٰ حاصل ہوتا ہے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر بھی اہم اور لازمی ہے امر بالمعروف کی طرح اور جن وسائل سے امر باالمعروف کی ادیگی کی جاتی ہے انہی وسائل سے نہی عن المنکر کی ادیگی کا بھی زیادہ سے زیادہ اہتمام ہونا چاہئے۔

سوشل میڈیا پر نہی عن المنکر کے فریضہ میں کوتاہی کی چند مثالیں

سوشل میڈیا کے میدان میں ہم نے قدم رکھنے میں بہت دیر کر دی جس کی وجہ سے یہ میدان اب غیر کی آماجگاہ ہے اور اس میدان میں ہمارے لئے اپنی جگہ بنانا ناممکن تو نہیں لیکن مشکل ضرور ہے۔ بہر حال کئی ساری ایسی مثالیں موجود ہیں جہاں ہماری کوتاہی کی وجہ سے مسلم دنیا پر ہونے والے مظالم کو اصل حقائق کے بر خلاف بیان کیا گیا ہے اور سچ سے چشم پوشی کی گئی ہے۔

اسماعیل ریحان صاحب کی کتاب سے ایک اقتباس ہے جس میں وہ چند ایک ایسی مثالیں پیش کرتے ہیں جہاں ہماری مجرمانہ غفلت کے باعث اصل حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

"حال ہی میں بوسنیا کا مسئلہ اٹھا، ضرب مومن کے نمائندے جب جائے وقوعہ پر پہنچے تو یہ دردانگیز انکشاف ہوا کہ وہاں ایک بھی مسلمان صحافی نہیں پہنچا اور مغربی ذرائع ابلاغ نے اس دردناک نسل کے جو واقعات بتائے ہیں وہ اصل مظالم کا ایک فیصد بھی نہیں ،اور جب امت مسلمہ کو اصل حقائق کی خبر ہی نہیں تو اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ اس کے تدارک کے لئے کس طرح اٹھ کھڑی ہوگی اور اپنے مظلوم بھائیوں کے لئے کچھ کرنے پر کیسے آمادہ ہوگی۔ "

لہٰذا اب بھی وقت ہاتھوں سے نہیں نکلا اور میدان سامنے ہے لہٰذا دانشوران اسلام اور اہل دعوت کو اس میدان میں قدم رکھ کر نوجوان نسل کی ذہنی نشو نما کرنی چاہئے اور سوشل میڈیا کے ذریعے معروفات کے فروغ اور منکرات کے ازالے کی بھر پور کوشش کرنی چاہئے تاکہ ہم انتہائی پر امن ،پر اثر اور آسان وسائل کو استعمال کرکے "دعوت و تبلیغ" کے فریضہ سے سبکدوش ہو جائیں اور عند اللہ مستحق اجر ہو جائیں۔

دعوت و تبلیغ کے لئے جدید وسائل کا استعمال

اسلام کی تبلیغ مسلمانوں پر ہر دور میں فرض رہی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دور میں دعوت کے وہ تمام ذرائع استعمال فرمائے جو اس وقت موجود تھے ۔آپ علیہ السلام نے اپنی تقاریر ،وعظ ونصیحت ، مجمع میں خطاب ، لوگوں سے انفرادی گفتگو اور خطوط کا استعمال فرمایا۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ قیامت تک آنے والے ادوار میں اسلام کی اشاعت کے لئے لیے وہ تمام وسائل استعمال کیے جا سکتے ہیں جو اسلام کے اصولوں کے خلاف نہ ہوں یہ ایک قاعدہ اور اصل ہے۔

دعوت و تبلیغ کے لئے جدید وسائل (مثلاً ٹیلی فون ، ریڈیو، ٹیلی ویژن ،آڈیو اور ویڈیو کیسٹ پریس، فیکس، کمپیوٹر ویب سائٹ ،ای میل، فیکس اور واٹس ایپ وغیرہ)کے استعمال کرنے کا حکم۔

بیسویں صدی عیسوی کی آخری دہائیوں کو اگر سائنسی ترقی اور جدید ٹیکنالوجی کا دور کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ اللہ تعالی نے عقل انسانی کو ایسے نئے آلات اور وسائل ایجاد کرنے کی رہنمائی فرمائی۔

جن کا سالوں پہلے تصور بھی ممکن نہیں تھا ہماری گفتگو کا محور وہ نئی ایجادات ہیں جن کا تعلق ذرائع ابلاغ سے ہے۔ اس دور میں ان جدید وسائل کا استعمال بڑے پیمانے پر ہو رہا ہے، اور دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لئے ان وسائل کا استعمال انتہائی کارگر اور مفید ہے، کیونکہ ان جدید وسائل کے ذریعے ایک داعی کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک اپنا پیغام پہنچا سکتا ہے لہٰذا دعوت دین کے لئے جس قدر ممکن ہو ان جدید وسائل کا استعمال شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے کرنا درست ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ جدید وسائل کو استعمال کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ ان آلات اور وسائل کے استعمال سے انسان فسق فجور وغیرہ کا مرتکب ہو جاتا ہے، لہٰذا وہی قدیم وسائل کو دعوت دین کے لئے استعمال کیا جائے۔

تو بات یہ ہے کہ یہ موقف درست نہیں ہے کیونکہ وسائل خود اپنی جگہ پر خیر محض یا شر محض نہیں ہوتے بلکہ وسائل مقاصد کے تابع ہوتے ہیں جیسا کہ قاعدہ ہے۔

"الوسائل لها احكام المقاصد "

وسائل اور ذرائع کا حکم مقصد کے تابع ہوتا ہے۔

اگر مقصد نیک اور درست ہے تو اس کی طرف لے جانے والا وسیلہ اور ذریعہ بھی درست ہوتا ہے اور اگر مقصد حرام اور ناجائز ہے تو اس کی طرف جانے والے راستے بھی درست نہیں۔

یہ بات علامہ صالح العثیمین نے اپنی کتاب میں بھی لکھی ہے۔

"وقد يقول قائل: هناك أشياء مبتدعة قبلها المسلمون وعملوا بها وهي لم تكن معروفة في عهد النبي صلى الله عليه وسلّم كالمدارس وتصنيف الكتب، وما أشبه ذلك وهذه البدعة استحسنها المسلمون وعملوا بها ورأوا أنها من خيار العمل فكيف تجمع بين هذا الذي يكاد أن يكون مجمعاً عليه بين المسلمين وبين قول قائد المسلمين ونبي المسلمين ورسول رب العالمين صلى الله عليه وسلّم: يقول فى قوله-

أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

فالجواب: أن نقول هذا في الواقع ليس ببدعة بل هذا وسيلة إلى مشروع، والوسائل تختلف باختلاف الأمكنة والأزمنة، ومن القواعد المقررة أن الوسائل لها أحكام المقاصد فوسائل المشروع مشروعة، ووسائل غير المشروع غير مشروعة، بل وسائل المحرم حرام - والخير إذا كان وسيلة للشر كان شرّاً ممنوعاً "

اور اگر کوئی کہنے والا کہے: کہ کچھ اشیاء نئی ایجادات اور بدعت ہیں جو مسلمانوں نے اپنائی ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں وہ اتنی عام اور معروف نہ تھی۔ جیسا کہ مدارس کا عام ہونا اور کتب کی تصنیف اور جو ان کے مشابہ ہیں۔ یہ بدعتیں ہیں جو مسلمانوں نے ایجاد کیں اور ان پر عمل پیرا ہیں اور یہ لوگ ان اعمال کو افعال خیر میں سے تصور کرنے لگے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر بدعت اور دین میں نیا کام گمراہی ہے۔

پس اس کا جواب یہ ہے کہ یہ درحقیقت بدعت نہیں ہیں بلکہ یہ وسائل ہیں ایک مشروع کام کی طرف اور وسائل مکان و زمانے کے ساتھ تبدیل ہوتے ہیں۔ اور معلوم قاعدہ ہے کہ وسائل کے مقاصد والے احکام ہوتے ہیں پس مشروع اور جائز چیز کے وسائل مشروع ہیں اور غیر مشروع اور ناجائز چیز کے وسائل بھی ناجائز اور غیر مشروع ہونگے بلکہ حرام کے وسائل حرام ہونگے۔

اس قاعدہ کو علامہ العز بن عبد السلام نے یوں بیان کیا ہے۔

"للمصالح والمفاسداسباب ووسائل وللوسائل احكام المقاصد من الندب ولا يجاب والتحريم والكراهية والاباحة۔ "

مصالح اور مفاسد کے اسباب اور وسائل ہوتے ہیں اور وسائل کے لئے مقاصد کے احکام ہوتے ہیں ندب، ایجاب، حرمت کراہیت اور اباحت میں سے۔

تو گویا کہ وسائل کے خیر یا شر ہونے کا فیصلہ ، جائز اور ناجائز ہونے کا فیصلہ اس کے استعمال سے ہوگا، اور یہ کہنا کہ دعوت کے وسائل میں انہی قدیم وسائل کو استعمال کیا جائے تو یہ ایسے ہے کہ جیسے اس زمانہ میں میدان جنگ میں ایٹم بم اور میزائیلوں کے مقابلے میں تیر و تلوار استعمال میں لانا۔

دوسری بات یہ ہے کہ معاشرے سے ان جدید وسائل کو ختم نہیں کیا جاسکتا اب اگر داعیان اسلام ان جدید وسائل کو خیر کے لئے استعمال نہ کرے تو یہ جدید وسائل محض دشمنان دین کے مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ بنے گا، جس کا مشاہدہ آج ہو رہا ہے۔ اور آپ ﷺ نے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لئے زبان و بیان کے وہ سارے ذرائع استعمال کرنے کی اجازت دی ہے جو جاہلی معاشرے میں رائج تھے چاہے وہ خطابت ہو یا شعر و شاعری ہو یہاں تک آپ ﷺ دین اسلام کی تبلیغ کے لئے ان کے میلوں اور بازاروں میں بھی جاتے تھے لہٰذا دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں جدید وسائل کا استعمال عصری تقاضوں کے عین مطابق اور وقت کی اہم ضرورت ہے۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ سے کسی نے پوچھا کہ مولانا گراموفون کا کیا حکم ہے تو جناب والا نے جواب میں اسے جائز کہا۔

> "احکام کبھی شیٔ کی ذات پر نظر کرکے مرتکب ہوتے ہیں اور کبھی عوارض پر نظر کرکے اور ان دونوں قسم کے احکام کبھی مختلف بھی ہو جاتے ہیں، پس اگر اس آلہ من حیث الاآلہ کی ذات پر نظر کی جائے تو حقیقت اس کی باجہ نہیں، چنانچہ ضرب یا قرع یا تمز سے نہیں بجتا، اور نہ اس میں کوئی خاص صورت ہے، بلکہ یہ حکایت ہے اصوات کی، جیسے گنبد میں صدا، یعنی آواز بازگشت کی پیدا ہو جاتی ہے اس کو کوئی باجہ نہیں کہتا، پس وہ صوت میں تابع ہوگی صورت محکی عنہ کے اگر صورت معازف ومزامیر کی ہے، اس کے حکم میں ہے، اگر وہ مشروع ہے یہ بھی مشروع ،اگر وہ غیر مشروع ہے یہ بھی غیر مشروع۔"

اسی طرح مولانا اشرف علی تھانویؒ سے کسی نے پوچھا کہ مولانا ریڈیو سٹیشن قائم کرنا کیسا ہے تو انہوں نے جواب میں نہ صرف اس کے قیام کا جواز بتلایا بلکہ اس عمل کی تحسین فرمائی۔

موجودہ زمانہ میں ریڈیو سٹیشن کی یہی حیثیت ہے، وہ صرف ایک مشین اور نشر واعلام کا آلہ ، جس کا استعمال برائی کے لئے بھی کیا جاسکتا ہے اور بھلائی کے لئے بھی، جو چیزیں باہر حرام ہیں (جیسے ناچ گانا اور دوسری فواحش) ان کا اس میں پیش کرنا بھی حرام ہوگا اور اگر اس کے ذریعے اسلام کی دعوت ، اسلاف کی سیرت ، انبیا کی مبارک زندگی، اسلام کی حقانیت وغیرہ پر مشتمل دینی پروگرام پیش کئے جائیں اور اس کو ذریعے دلوں کو ایمانی حرارت سے لبریز کرنے ،اسلام مخالف فتنوں اور سرگرمیوں سے مطلع کرکے ان کا قلع قمع کرنے کے لئے استعمال کیا جائے تو ان شاء اللہ نہ صرف یہ کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا بلکہ ایسے پروگرام کا پیش کرنا اور سننا نیز ایسے مقاصد کے لئے ریڈیو اسٹیشن قائم کرنا مستحب اور محسن امر ہوگا۔

اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ فقہاء نے نیک مقاصد کے لئے لہو کے خالص آلات تک استعمال کرنے کی اجازت دی ہے،

چنانچہ صاحب "الدر المختار" رقم دراز ہیں:

"وَمِنْ ذَلِكَ ضَرْبُ النَّوْبَةِ لِلتَّفَاخُرِ،فَلَوْ لِلتَّنْبِيهِ فَلَا بَأْسَ بِهِ "

(محرمات ہی میں سے) تفاخر کے طور پر ڈول بجانا بھی ہے، اور اگر متنبہ کرنے کے لئے ہو تو کوئی حرج نہیں ہوگا۔

مندرجہ بالا تفصیلات سے واضح ہوگیا کہ سوال میں درج مقاصد کے لئے ریڈیو سٹیشن قائم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہوگا بشرطیکہ پوری سختی کے ساتھ کسی ممنوع کے ارتکاب سے احتراز کیا جائے، اس لئے کہ جب ایک مقصد کے تحت بعض آلات لہو جائز قرار دیئے گئے، اور گراموفون جیسی چیز جائز قرار دی گئی جس کا زیادہ تر استعمال لہو کے لئے ہی ہوتا تھا تو ریڈیو کا استعمال کرنا اور اس کا اسٹیشن قائم کرنا بدرجہ اولی جائز ہوگا، اس لئے کہ نہ تو وہ آلہ لہو ہے نہ ہی اب اس کا اکثر استعمال لہو کے لئے ہوتا ہے۔

اس لئے بات یہ ہے کہ سوال میں درج مقاصد کے لئے ریڈیو سٹیشن قائم کرنا ناصرف یہ کہ جائز ہوگا، بلکہ یہ فعل مستحسن اور درست ہوگا اور اگر کوئی ایسا علاقہ فرض کرلیا جائے جہاں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا کام اس کے قیام کے بغیر ممکن نہ ہو تو دعوت کے وجوب کفایہ ہونے کے پیش نظر اس کا قائم کرنا واجب کفایہ ہوگا۔

اشرف علی تھانوی کے جواب سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جدید وسائل کا استعمال دعوت و تبلیغ کے لئے جائز ااور بسا اوقات لازم ہوجاتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا اپنے کلام میں مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ ہمہ وقت اپنے دشمنوں اور اسلام مخالف لوگوں کے لئے تیاری میں رہیں۔ارشاد ربانی ہے:

وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا ٱسۡتَطَعۡتُم مِّن قُوَّةٖ وَمِن رِّبَاطِ ٱلۡخَيۡلِ تُرۡهِبُونَ بِهِۦ عَدُوَّ ٱللَّهِ وَعَدُوَّكُمۡ

اور (مسلمانو!) جس قدر طاقت اور گھوڑوں کی جتنی چھاؤنیاں تم سے بن پڑیں ان سے مقابلہ کے لئے تیار کرو جن کے ذریعے تم اللہ کے دشمن اور اپنے (موجودہ) دشمن پر بھی ہیبت طاری کرسکو۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے فرمان میں بھی حکم دیا کہ دشمن کے لئے ہر وقت تیار رہو چنانچہ آپ ﷺ ارشاد ہے:

وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍأَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ

آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ سنو قوت تیر اندازی ہے، سنو قوت تیر اندازی ہے، سنو قوت تیر اندازی ہے۔

قران پاک کی اس آیت اور جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ دین اسلام کی حفاظت وحصار زبان، ہاتھ، ہتھیار (بوقت ضرورت)، آلات جدیدہ یعنی فیس بک، وٹس ایپ، سوشل میڈیا، الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا سے اور اسی طرح کی اسلامی ویب سائٹس بنا کر بقدر استطاعت ضروری ہے اور آلات جدیدہ کو کام میں لاکر دعوت و تبلیغ اور دین اسلام کے پھیلاؤ کے لئے کوشاں رہنے کی اجازت ہے۔ کیونکہ وقت اور زمانے کے بدلنے سے ان آلات میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے دور میں آلہ جہاد تیر، نیزہ، ڈھال اور گھوڑا ہوا کرتے تھے اور آج کے دور میں یہ تبدیل ہو کر بندوق، اسلحہ اور جنگی جہاز کی شکل اختیار کرگئے ہیں۔ لہٰذا اب ان آلات جدیدہ اور جدید وسائل کے ذریعے دعوت و تبلیغ کا کام کیا جاسکتا ہے اور شرعا اس کا جواز ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

1 سعدی، نفیس الدین، ابلاغ اور دور جدید، (کراچی، ڈیسنٹ پریس)، 1986ء، ص:13

2 اسمٰعیل ریحان، تاریخ امت مسلمہ (کراچی، المنہل)، 34/1

3 ابن منظور، لسان العرب، 4285/8

4 زین الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر (المتوفى: 666ھ)، مختار الصحاح (المكتبة العصرية - الدار النموذجية، بيروت)، الطبعة: الخامسة، 1420ھ، باب وس ل ص:338

5 اسالیب الدعوۃ الی اللہ ص:11

6 وسیم اکبر شیخ، ذرائع ابلاغ اور اسلام، (لاہور: نعمانی کتب خانہ)، 2015ء ص:198

7 اسماعیل ریحان، امت مسلمہ، 35/1

8 https://ur.weblogographic.com/difference-between-print-media تاریخ اخذ۔22/02/10

9 النحل:125/16

10 البقرۃ:31

11 البیہقی، احمد بن الحسین، المدخل إلی السنن الکبری للبیہقی (الکویت: دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، الطبعۃ الاولی، 1990)، بَابُ مَنْ رَخَّصَ فِی کِتَابَةِ الْعِلْمِ وَاَحْسِبُهُ حِینَ اَمِنَ مِنِ اخْتِلَاطِهِ بِکِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ، ح:761، ص:417

12 چشتی، عبد الحلیم، اقراء و علم بالقلم کے ثقافتی جلوے، (کراچی، مکتبۃ الکوثر)، 2015ء، ص:67/1

13 محمد تقی بن محمد شفیع۔پیدائش 5 شوال 1362ھ بمطابق 1943ء بمقام دیوبند۔دیوبند سے تعلیم کی ابتدائی کرکے شعبان 1379ھ میں دار العلوم کراچی سے دورہ حدیث فراغت ہوئی۔(اکابرین وفاق المدارس، ص:259)

14 محمد تقی عثمانی، درس نظامی کی کتابیں کیسے پڑھے اور پڑھائیں، (کراچی، مکتبہ السعد)، 2020ء ص:57

15 مہدی حسن، صحافت، (لاہور: اعتصام پبلیشرز)، 1986ء، ص:88

16 اسماعیل ریحان، امت مسلمہ کے نام، ص:182/181

17 فرخندہ ہاشمی، مبادیات اخبار نویسی، (لاہور: بک ڈپو) 1987ء، ص:24

18 زاہد الراشدی بن سرفراز خان صفدر پیدائش 28 اکتوبر 1948ء بمقام گجرانوالہ۔مدرسۃ نصرۃ العلوم میں موقوف علیہ تک پڑھ کر دورہ حدیث اپنے چچا عبد الحمید سواتی سے دورہ حدیث کی تکمیل کی۔اس وقت جامعۃ نصرۃ العلوم میں شیخ الحدیث ہیں۔

19 محمد تقی، ذکر و فکر، (کراچی، مکتبہ معارف القرآن) 2017ء، ص:3

20 وسیم اکبر، ذرائع ابلاغ اور اسلام، ص: 47

21 ثناء چوہدری، جدید تعلقات عامہ-مقتدرہ قومی زبان، پاکستان،1988ء ص:63

22 https://www.skillmaker.edu.au/what-is-electronic-media2021/12/20/

23 https://en.wikipedia.org/wiki/Electronic_media2021/12/20

24 مہدی حسن، جدید ابلاغ عام،(اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان)1990ء، ص:98

25 وسیم اکبر شیخ، ذرائع ابلاغ اور اسلام، ص:51

26 جاوید اقبال پراچہ، ٹیلی ویژن اور صحافت،(لاہور، علمی کتب خانہ)،1982ء ص:178

27 It is almost 40 years since Marshall McLuhan coined the phrase "global village" in his book The Gutenberg Galaxy. He argued that electronic technology was shrinking the planet, that "Time has ceased and space has vanished".

28 عثمانی شبیر احمد، موبائل فون کے ذریعے نکاح وطلاق (برطانیہ-مدرسہ حرا) ص:78

29 ایضاً، ص:71

30 https://www.google.com/search?q=users+of+social+media+in+the+world&ei=EXubYo64KfqUxc8P7PmtiAw&oq=users+of+so&gs_lcp=Cgdnd3Mtd2l6EAEYAzIFCAAQgAQyBQgAEIAEMgUIABCABDIFCAAQgAQyBQgAEIA تاریخ اخذ 06/06/2022

31 . Retrieved on 20/10/2021 at https://www.google.com

32.https://www.weforum.org/agenda/2022/04/social-media-internet-connectivity/#:~:text=On%20average%2C%20global%20internet%20users,trends%20differ%20widely%20by%20country تاریخ اخذ -2022/06/26ء

33 آل عمران:21

34 ابولبابہ شاہ منصور، امت مسلمہ کے نام،(کراچی، دارالفلاح) طباعت2009ء، ص:173

35 محمد انور بن اختر، انٹرنیٹ کے ڈسے ہوئے،(فرید بک ڈپو-دھلی) سن طباعت:2007ء ص:79